نمبر (۱۱) مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اندرون شہر سے ۔ عہ
قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ۔ عہ
قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی ۔ عہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جاتی گی ۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

اہل فکر پر بائیبل کے استحقاق

بائبل ایک یونانی لفظ ہے جس کے معنے ہیں (دی بک) الکتاب ۔ سکاٹلنڈ کے مشہور ناولسٹ اور شاعر سر والٹر سکاٹ صاحب نے جب حالت نزع میں تھے اپنے رشتہ دار لاک ہرٹ سے کہا کہ میرے پاس (دی بک) الکتاب لے آؤ ۔ لاک ہرٹ حیران تھا کہ میں کونسی کتاب لیجاؤں ۔ اور ادہر ادہر دیکھ رہا تھا کہ کیا کروں کہ سر والٹر سکاٹ نے پھر کہا کیا دنیا بھر میں کوئی اور کتاب بھی ہے ۔ لاک ہرٹ اب سمجھ گیا کہ کس کتاب سے ان کی مراد ہے اور جھٹ بائبل (دی بک) ان کے پاس لے گیا +

واقعی یہہ کتاب (دی بک) الکتاب ہے ۔ دنیا بھر میں سب سے قدیم ۔ مختلف زمانوں میں مختلف مزاج حیثیت عادات معلومات کے آدمیوں کے ذریعہ لکھی گئی مگر تو بھی ایک ایسی نادر کتاب کہ باوجود ان تمام تفاوتوں کے روح الہی کی ہدایت سے اس میں اول سے آخر تک ایک عجیب سلسلہ ایک غریب رشتہ پایا جاتا ہے کہ جو کچھ اول میں پہلے ہی پہل ابتدائی صورت میں لکھا گیا آخر تک وہی کچھ اس انداز سے انتہا تک پہنچایا گیا کہ صبح کی ابتدائی چمک اور آفتاب نصف النہار کی دمک کا سماں باندہ دکھلایا +

ہر زمانہ میں اس کتاب پر بڑی چھان بین کی گئی ہے اور آج کل اس ملک میں بھی اہل فکر اس کے پڑھنے میں ایسے گفتگو کرتے ۔ غور کرتے ۔ کھوجتے ہیں +

ماہران علم ادب اس کتاب کی انگریزی ترجمہ کے موح میں اور طالبعلمان زبان انگریزی زبان دانی کے حصول کے لحاظ سے اس کتاب کو عزیز رکھتے ہیں ۔ مگر ہمارا منشا اس وقت یہہ نہیں ہے کہ ہم اس کتاب کی اس قسم کی خوبیاں کا اظہار کریں ہم ان سے قطع نظر کرکے ایک اور طرف آپ کی فکر کو متوجہ کرتے ہیں ۔ اور وہ یہہ ہے :-

منجملہ دیگر مسائل کے دو نہایت ہی ضروری مسئلے اس کتاب میں اول سے آخر تک پیدائش کی کتاب سے لیکر مکاشفات کی کتاب تک بڑی صفائی کے ساتھ پائے جاتے ہیں ۔ اور یہہ دونوں ایسے مسائل ہیں جو کسی دوسری کتاب میں جو الہامی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں اس طور پر اور اس صفائی کے ساتھ پائے نہیں جاتے بلکہ یوں کہیں کہ بالمقابل ہیں ہی نہیں ۔ اور وہ یہہ ہیں +

اوّل مسئلہ گناہ ۔

دوم ۔ نجات کا طریق الہیٰ +

یہہ کتاب مثل دیگر کتابوں کے گناہ کی اصلیت اور

کراہیت کو کم کرکے نہیں دکھلاتی ہے بلکہ صاف صاف بتلاتی ہے کہ گناہ دیدہ و دانستہ فعل ہے۔ یہہ اللہ تعالیٰ کی صریح نافرمانی ہے اور اُس کے احکام کا توڑنا۔ بائبل میں آدم زاد کے گناہ کا نقشہ اس صفائی سے کھینچا گیا ہے (دیکھو خصوصاً انجیل متی کو ہی غلط) کہ جو اس کو صدق دل سے پڑھتا ہے اپنے گناہگار دل کا عکس اُس میں پاتا ہے *

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک پادری صاحب بائبل سے پڑھ کر گناہ کا ذکر ایک افریقہ کے سردار سے روبرو کر رہے تھے۔ سنتے سنتے طیش میں آکر وہ سردار بول اٹھا تجھکو میری نسبت کس نے خبر دی ہے۔ تجھکو میرے حال سے کب واقفی ہوئی۔ جب ڈاکٹر ڈف صاحب کلکتہ میں نوجوانوں کی ایک جماعت کو بائبل پڑھا رہے تھے اور گناہ کا حال بائبل سے بتا رہے تھے ایک ذی علم سنسکرت دان تعلیم یافتہ برہمن نوجوان حیران ہو کر کہنے لگا۔ اے صاحب میرے دل کے حال کی نسبت آپ کو کہاں سے خبر لگی یہہ تو ٹھیک میرے دل کا حال ہے جو آپ بتا رہے ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ اس کند اناتراش وحشی سردار کا بیان اور اس مہذب تعلیم یافتہ برہمن کا قول اس کتاب کی نسبت کیا سچا ہے۔ سچ پوچھئے تو یہہ کتاب انسان کے دل کا شیشہ ہے۔ یہہ ہر فرد بشر کو اُس کی اصلی حالت بتلا کر اُسے گویا جا پکڑتی ہے۔ اور یہہ امر یعنے اپنے آپ میں ایسا پُر زور لازوال ثبوت رکھنا اس امر پر دال ہے کہ یہہ کتاب منجانب اللہ ہے اور ہر صاحب فکر خواہ افریقائی سردار سا وحشی ہو یا تعلیم یافتہ برہمن کا سا انڈر گریجوئیٹ ہو کے غور اور فکر کے لائق ہے۔

دوسرا امر قابل غور جو ہر فرد بشر کے لئے از حد ضروری ہے وہ آدم زاد کی نجات کا الٰہی انتظام ہے۔ یہہ مسئلہ بھی مثل مسئلہ گناہ کے بڑی صفائی سے اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے اور سادہ سادہ اور عام فہم الفاظ میں نجات کا الٰہی طریقہ بتلایا گیا ہے۔ انجیل یوحنا ۳: ۱۶ اور انجیل متی ۱: ۲۱ و اعمال ۴: ۱۲ میں یوں مرقوم ہے۔ کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اُس کا نام **یسوع** رکھیگا کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو اُنکے گناہوں سے بچائیگا۔ اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں *

ان آیات کے پڑھنے سے ہم کو اوّل یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نجات کا الٰہی طریقہ کیسا سادہ اور عام فہم ہے۔ دوم یہہ کہ کوئی شخص خود بخود اپنے لئے نجات حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ سوم یہہ کہ ہماری نجات صرف خدا سے ہے اور چہارم یہہ کہ نجات کا الٰہی طریقہ یہہ ہے کہ ہم ایمان لائیں۔ خدا تعالیٰ کہتا ہے آزماؤ۔ پرکھو جس طرح کوئی بیمار چنگا نہیں ہو سکتا ہے جب تک وہ دوا کو کھا کر نہ آزما لیوے اسی طرح اگر ہم ایمان نہ لاویں۔ ہم یقین کے ساتھ اُس کو آزما نہ لیویں ہم نجات نہیں پا سکتے ہیں اگر کوئی بیمار کسی دوا کو دیکھکر ناحق کی حجت کرے کہ یہہ دوا کڑوی ہے یا اُس کی رنگت خراب ہے تو کیا اُس کو حکیم نہ کہیگا کہ اس کو کھا کر دیکھو۔ اِس کا فائدہ کھانے بغیر حاصل نہ ہوگا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کہتا ہے پرکھو۔ آزماؤ اور مستفید ہو *

(۳) اب ہم ذرہ بائبل کی عجیب فتوحات پر غور کریں۔

تقریباً دس برس گذرے ہیں کہ ہندوستان کے دار الخلافہ میں ایک بڑی عظیم الشان نمائش گاہ ہوئی تھی۔ ہزارہا وزیر تمام دنیا۔ ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ اور امریکہ سے اُس کی سیر کرنے کو گئے۔ مختلف ملکوں کی عجیب و غریب چیزیں۔ اس نمائش گاہ میں دور دور سے بھیجی گئیں لیکن ایک چیز ایک کمرہ کے ایک کونہ میں تھی جس کو لوگ بڑی حیرانی سے دیکھتے تھے۔ یہہ ایک گول میز تھی جسکا ڈایمیٹر ۷ فٹ کا تھا یہہ میز ایک ہی تختہ سے بنائی گئی تھی کہیں اس کے جوڑ نہ تھا۔ کاریگر خوردبین لگا لگا کر اس کو بڑے غور سے دیکھتے تھے مگر کہیں کوئی جوڑ نہ پاتے اور حیران ہوتے تھے۔ مگر طرفہ تر ماجرا یہہ تھا کہ اُس پر اُس وقت کی تمام معلومہ زبانوں کی ایک ایک جلد بائبل کی دھری تھی۔ یہہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ جہاں جہاں بائبل گئی نہ صرف وہاں کی لغت اور زبان کو اُس نے بڑی ترقی دی۔ بلکہ لغتیں وجود میں آئیں۔ جہاں لوگ اس قدر وحشی تھے کہ نہ اُن کی کوئی لغت تھی نہ حروف تہجی وہاں پادری صاحبان نے جا کر اُن وحشیوں کو اُن کی زبانوں میں بائبل دینے کی خاطر لغت کی بنیاد ڈالی۔ حروف تہجی بنائے اُس زبان کو تحریر میں لائے اور اُس کو رونق دیکر بائبل کا ترجمہ اُس زبان میں کیا۔ اب بتائیے کہ دنیا کے صفحہ پر کیا کوئی اور کتاب ہے کہ جس سے اس قدر فائدے پہنچے ہیں۔ کیا یہہ بائبل کی فتوحات کا ایک کرشمہ نہیں۔

دنیا میں آج کل جس قدر تہذیب نے ترقی کی جس قدر نئے معلومات ہوئے ہیں اور ہر طرح کی آسایش و ترقی ہو رہی ہے کیا یہہ بائبل کی فتوحات کی ایک نظیر نہیں اور آخر کار جو یہہ کتاب انسان کے دلوں پر کرتی ہے شریروں کو خدا پرست وحشیوں کو تہذیب یافتہ گنہگاروں کو نجات یافتہ۔ کیا یہہ سب اس کی اعلیٰ فتوحات کی نظیریں نہیں ہیں *

(۴) پس جس حال کہ اس کتاب کی فتوحات کا یہہ حال ہے تو کیا مناسب نہیں کہ اہل فکر اس کتاب پر غور کریں *

غور طلب

اے خدا اپنی رحمدلی کے مطابق مجھ پر شفقت کر اپنی رحمتوں کی کثرت کے موافق میرے گناہ مٹا دے میری برائی سے مجھے خوب دھو اور میری خطا سے مجھے پاک کر کہ میں اپنے گناہوں کو مان لیتا ہوں۔ اور میری خطا ہمیشہ میرے سامنے ہے میں نے تیرا ہی گناہ کیا ہے *

مراسلات

بقیہ تنقید مباحثہ

بقیہ نمبر ۳ - مسئلہ نجات

امرِ اول

نجات اپنے اعمال سے ہے یا خدا کے فضل سے؟

دوم اِس امر کا بیان کیا چاہتا ہوں کہ نیکی یا نیک اعمال جن کا ذکر ہو چکا ہے اور جن کو مرزا صاحب نے موجب نجات قرار دیا ہے اور میں نے اُن کا مساوی انجیل سے پیش کیا ہے وہ نیک اعمال اگرچہ ضروری ہیں مگر انسان گناہگار کی نجات کا موجب نہیں ہیں - کئی وجوہات سے یہہ امر محال بلکہ ناممکن ثابت ہے +

اولاً - ہر قوم میں بالاتفاق یہہ مُعین نہیں ہے کہ کس قسم کے کام نیک کام ہیں جنکو عمل میں لانے سے انسان فی الحقیقت مقبول خدا ہو سکتا ہے - واقعی حال تو یہہ ہے کہ اِس گناہگار دنیا میں گناہ اِس قدر بڑھ گیا ہے اور انسان کی طبیعت میں جڑ پکڑ گیا ہے کہ نیکی اور بدی کو آپس میں اُلجھا دیا ہے ایسا کہ گناہگار انسان کے لئے محال ہو گیا ہے کہ تمیز کر سکے کہ کسقدر اور کس قسم کے کام کرنے سے نجات مل سکیگی - ہر مذہب کے لوگ مختلف اندازہ نیکی اور بدی کے رکھتے ہیں - جو آدمی ایک قوم میں نیک ہے دوسری قوم کی نظر میں نالایق یا بدکار سمجھا جاتا ہے - اِس لئے اثبات کا خیال رکھنا چاہئے کہ یہہ تو کہہ دینا ... ہے کہ فلاں شخص بڑا نیک تھا اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو صرف کئے ہوئے تھا اور اِس لئے نجات یافتہ تھا مگر جب اُن جانِ دادہ لوگوں کی نیکیاں یعنے وہ کام جن کو اُن کے ثناخوان نیکی کہتے ہیں دریافت کئے جائیں تو اُنمیں سے بہت تھوڑے کام نکلینگے جنکو نیکی کہا جا سکتا ہے - دیکھو پولوس رسول عیسائی ہونے سے پہلے مسیح کے نام کی مخالفت کرنا اور عیسائیوں کو قید کرنا اور قتل کرنا واجب سمجھتا تھا (اعمال ۲۶:۹) اور مسیح خداوند نے فرمایا تھا کہ "جو کوئی تمہیں قتل کرے گمان کریگا کہ میں خدا کی بندگی بجا لاتا ہوں" (یوحنا ۱۶:۲) اب اُن کاموں کو جنہیں قرآن میں نیکی کہا ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ بھی اسی قسم کے ہیں - چنانچہ کچھہ تو اہل عرب کی طبیعت کی وجہہ سے ہیں جیسے کثرت ازدواج - طلاق - غلام رکھنا - بدلا لینا - اور کچھہ اُن کے دستوروں میں سے ہیں جیسے حج کرنا - کعبہ کی تعظیم کرنا - کچھہ محمد صاحب کی اپنی طبیعت کے ہیں جیسے دین کے لئے لڑائی کرنا - اور ایک بڑی بات یہودیوں سے کہ ایک خدا کو ماننا - یہہ باتیں اُس نیکی میں داخل ہیں جسکا ذکر سورہ بقر کی آیت ۱۱۱ میں ہوا ہے اور جس پر مرزا صاحب نے اپنا کلام بڑھایا ہے - پس اِس حال میں کوئی شخص جو قرآن کی رو سے خدا کی راہ میں جان دادہ اور نجات یافتہ کہا جا سکتا ہے انجیل کی رو سے وہی شخص ہنوز خدا کے جلال سے بالکل محروم ٹھہرتا ہے - کیونکہ انجیل کی رو سے وہ کام نیکی میں داخل ہیں جو بذاتہی خوب ہیں یعنے اپنے واجبی ہونیکی وجہہ اپنے میں رکھتے ہیں - وہ کام وہ ہیں جنکو شرع اخلاقی کہا گیا ہے - اِس شرع کو دنیا کے قانون سازوں نے مختلف طور پر بیان کیا ہے یعنے لائی کرگس اور سقراط نے اور گوتم اور منو نے اور موسیٰ نے اور محمد نے اور ملکہ وکٹوریا قیصر ہند نے اپنی طرز پر جاری کیا مگر اس کے واجبی اصول دسی نے توریت میں بیان کئے ہیں اور یہہ وہ دس حکم ہیں جو خروج کی کتاب باب ۲۰ میں مندرج ہیں مسیح خداوند نے ... احکام کو شرع اخلاقی قرار دیا اور نہی کی عدولی کو گناہ کہا اور تفصیل ... کہا ہے - اور اُن سب حکموں کی بنا محبت قرار دی ہے (متی ۲۲ باب) اور باب ۵ - ۶ - ۷ میں اُن کی واجبی شرح فرمائی ہے ... طبیعت کے ... اور قومی اثر سے آزاد کر کے دکھلایا ہے کہ یہی شریعت ہر انسان کے لئے اور ہر زمانہ کے لئے ہے کیونکہ یہہ شریعت انسان کی فطرت پر مبنی ہے یعنے انسان کے لئے ایسی لازمی ہے جیسے زندگی کا قانون یعنے کھانا اور پینا - لازمی ہے - یہہ وہ نیکی ہے جسکو یروسلم کی ہیکل اور عرب کے کعبہ اور ہندوستان کی گنگا کچھہ اثر نہیں کر سکتی - ہاں یہہ وہ نیکی ہے جس کے مطابق انسان کی رفتار ہونی چاہئے اور سیرت بننی چاہئے - یہہ شریعت انسان کی عملی کا سانچہ ہے - اگر کوئی اس کے موافق عمل کرے تو نجات پاویگا - مگر -

ثانیاً - واضح ہو کہ پوری نیکی انسان سے نہیں ہو سکتی اور نہوئی ہے - لہذا اگر نیک اعمال ہی سے نجات ہے تو جتنے بنی آدم اب تک گذر گئے ہیں ضرور دوزخ میں گئے ہیں - اور بہشت موجود کے لئے بھی وہی ٹہکانا ہے - نیک اعمال کو نجات کا ذریعہ تصور کرنے میں اِن باتوں کا پایا جانا ضروری ہے - (۱) یہہ کہ ہر ایک حکم کی فرمانبرداری کیجاوے اور تب کہا جا سکتا ہے کہ بھلے چنگوں کو حکیم درکار نہیں - ایسی زندگی اس لایق ہے کہ بلا روک ٹوک جنت میں جاوے - کیونکہ دیکھو شریعت دینے والا یوں فرماتا ہے کہ "جو کوئی اُن سب باتوں کے کرنے پر جو کہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں قایم نہیں رہتا لعنتی ہے" (استثنا ۲۷:۲۶ - گلتیوں ۳:۱۰) پھر یہہ کہ "جو کوئی شریعت کو مانتا اور فقط ایک بات ٹالتا ہے تو وہ ساری باتوں کا گناہگار ہوا - کیونکہ جس نے کہا کہ تو زنا نہ کر اُس نے یہہ بھی کہا کہ تو خون مت کر - پس اگر تو نے زنا نہ کیا - مگر خون کیا تو تو شریعت کا ٹالنے والا ہوا -" (نامہ یعقوب ۲:۱۰) اِس سے یہہ حاصل ہوا کہ یہہ کہنا کہ ایک نیکی دوسرے فعل کا یعنے گناہ کا کفارہ یا بدلا ہے درست نہیں ہے - جیسا قرآن میں لکھا ہے کہ "نیکیاں دور کرتی ہیں بُرائیوں کو" (سورہ ہود - رکوع ۱۰ - آیت ۱۱۵) کیونکہ جو نیکی کی وہ

تو تبدیلی کی جگہ آئی یعنے اپنی جگہ اور یہہ اس لئے کہ واجبی تھی
لیکن جب بدی کی تو وہ اپنی جگہ ہے اور کرنے والے کو مجرم ٹھہراتی
ہے۔ قرآن میں علاوہ اس بات کے کہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں
کو یہہ بھی بڑا لکھا ہے کہ گناہ کے ساتھوں ساتھ اللہ مہربان
ہے بخشنے والا ہے تو پھر نیکی کیوں طلب کرتا ہے۔ مگر سچ بات یہہ
ہے کہ گنہگار آدمی اس طرح صرف اپنا دل بہلاتا ہے اور خدا کی رحمتی
اور اُس کے اخلاقی انتظام کو نہ جانکر ایسے دھوکے میں پڑتا ہے
کہ میرا دل جو چاہے سو کرتا رہوں خداوند کریم بخشنے والا ہے۔ ایسی
تعلیم سے گناہ کو کسقدر آزادگی ملتی ہے۔ اور بجائے اس کے انسان
نیک اور پاک بنے گناہ میں لت پت ہوتا جائیگا۔ کیونکہ خداوند
بخشنے والا ہے اور بس (۲) دوسری بات جو شریعت کی فرمانبرداری
میں لازمی ہے یہہ ہے کہ کامل فرمانبرداری ظہور میں آوے "تو خداوند
کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل سے اور اپنی ساری جان سے
اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر" اور "اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر
جیسا آپ کو" اب اگر کسی شخص نے رسول ہو خواہ نبی خواہ کوئی
اور خدا نے راست اور کامل کی شریعت کو عمر بھر بے کم و کاست
برابر پورا کیا ہے تو بے شک وہ نجات یافتہ ہے۔ مگر کون انسان
ایسا گذرا ہے؟ کوئی بھی نہیں۔ رسول اور نبی بھی توبہ توبہ کرتے
گئے ہیں۔ جب شریعت کا یہہ تقاضا ہے اور وہ لوگ جو اپنے
نیک کاموں سے نجات کے امیدوار اور حقدار بننا چاہتے ہیں
اور کوشش بھی کر رہے ہیں تو وہ اہانت کے مستحق ہیں
کہ اپنے گناہ کی یعنے شریعت کی عدولی کے لئے معافی مانگیں۔
لیکن معافی مانگنا اُنکا حق ہے جو خدا کے فضل کے امیدوار ہیں
پس میں مرزا صاحب کو اور سب کو یہہ جتلایا چاہتا ہوں کہ خدا
کی شریعت ایسی لچکدار نہیں جیسی انسان گمان کرتا ہے اور اس لئے
قرآن والی راہ نجات شافی نہیں مُہلک ہے۔ بچو۔ ہشیار ہو جاوؐ!

ثالثاً۔ نیک کام جن کو مرزا صاحب نے قرآن کی سند
پر راہ نجات قرار دیا ہے (یعنی قرآن والے کاموں سے مراد ہے) نہیں
انجیل کی رو سے ایمانداروں کے لئے ضروری قرار دئے گئے ہیں
لیکن نجات کا ذریعہ نہیں ٹھہرائے گئے کیونکہ یہہ ناممکن ہے اور نجات
خدا کے فضل سے بیان کی گئی ہے۔ اور ناممکن اسلئے ہے کہ نیک کام جو
حقیقت میں نیک کام ہیں گنہگار انسان سے نہیں ہو سکتے لیکن فقط وہ
لوگ جو خدا سے پیدا ہوئے ہیں گناہ نہیں کرتے (یوحنا ۳: ۹) سبب اسکا یہہ
ہے کہ وہ جسمانی مزاج خدا کا دشمن ہے کیونکہ خدا کی شریعت کے تابع نہیں
اور نہ ہو سکتا ہے۔ اور جسمانی ہیں خدا کو پسند نہیں آتے۔ پر تم
(یعنے جو مسیح پر ایمان لائے ہیں) جسمانی نہیں ہو بلکہ روحانی ہو
بشرطیکہ خدا کی روح تم میں بستی ہے پر جس میں مسیح کی روح نہیں
وہ اُس کا نہیں: پس اے بھائیو ہم کچھ جسم کے قرضدار نہیں کہ
جسم کے طور پر زندگی کاٹیں" (رومیوں ۸: ۷ و ۸ و ۹۔ ۱۲) اور مسیح خداوند
نے فرمایا کہ مجھ سے جدا تم کچھ نہیں کر سکتے" (یوحنا ۱۵: ۵)۔
اس سے ظاہر ہے کہ جب تک مسیح میں شامل نہوں اور روح قدس
کی تاثیر سے سر نو پیدا نہوں تو کوئی نیک کام کر نہیں سکتا لیکن
جو مسیح میں ہیں وہ جسم کے طور پر نہیں بلکہ روح کے طور پر چلتے ہیں
(رومیوں ۸: ۱) "ہم مسیح یسوع میں ہو کے اچھے کاموں کے واسطے
پیدا ہوئے جن کے لئے خدا نے ہمیں آگے تیار کیا تھا کہ ہم اُنہیں
کیا کریں۔ (افسیوں ۲: ۱۰) ہر ایک پڑھنے والے کو یاد رہے
کہ دین عیسوی اور دنیا کے دیگر کل مذاہب میں یہہ بڑا بھاری فرق
ہے۔ اور اس لئے ہر ایک کو مسیح پر ایمان لانے کی ہدایت کیجاتی
ہے تاکہ وہ نیک اور روحانی زندگی بسر کرنیکی طاقت پاویں نیا دل
حاصل کریں تاکہ نیک کام کر سکیں۔ صرف پانی سے مُنہہ اور
ہاتھ اور ٹخنے دھونے سے نیک کام صادر نہیں ہو سکتے۔ باطن
نیک ہو۔ تو ظاہر حقیقت میں نیک ہو سکتا ہے۔ ہر ایک جو عیسائی
کہلاتا ہے اپنے تئیں جانچے کہ وہ ایمان میں ہے یا نہیں۔ (۲ قرنتھیوں
۱۳: ۵) کیونکہ سوائے سچے مسیحی کے کوئی اور سچی توبہ نہیں کر سکتا۔
اور توبہ صرف ایک ملاور لفظ ہے جسکی غرض یہی ہے کہ شریعت پر پورا
عمل کرے۔ مسیح سے باہر توبہ کے ساتھ بخشش کا کسی کے ساتھ
خدا کا وعدہ نہیں (جب رحم اور عدل کا بیان ہوگا تو توبہ کا پھر
ذکر کروں گا) مجھے امید ہے کہ مرزا صاحب اور ناظرین بھی سمجھ سکینگے
کہ کیا وجہ ہے کہ نیک اعمال سے نجات نہیں مگر پھر بھی مسیحی کے لئے
نیک اعمال لازمی ہیں۔ گناہ سے اُس کا قطع تعلق ہو گیا ہے اور باقی
اُس کے لئے صرف یہی بات رہجاتی ہے کہ نیک زندگی بسر کرے۔

الراقم

(پادری) جی ایل ٹھاکر داس

(باقی آئندہ)

سلسلہ کے لئے اخبار مطبوعہ ۱۶؍ جنوری ۱۹۴۲ء نمبر ۳ جلد ۶۳۔ دیکھو

ہماری زندگی

(سلیمان کی زندگی)

داؤد نے بنی اسرائیل پر ۴۰ برس تک سلطنت کی۔
اور اُس کے بعد اُس کا بیٹا سلیمان تخت نشین ہوا۔ لڑکپن کی حالت
میں وہ تخت پر بیٹھا۔ لیکن اُس نے دانش اور عقلمندی بچپن ہی سے
خدا سے حاصل کی۔ اور آجتک اُس کے موافق کوئی دانا بادشاہ
صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ یہہ دانش اور فہم جس کے
سبب سے وہ روشن ضمیر ہوا اُس کی درخواست پر اُس کو ملی
تھی۔ خدا نے سلیمان پر ظاہر ہو کر اُسے فرمایا تھا کہ جو تو چاہے
کہ میں تجھے دوں سو مانگ۔ سلیمان نے سمجھ [illegible]
اس لئے خدا نے اُسے کہا "از بسکہ تو نے یہہ چیز مانگی [illegible]
عمر کی درازی نہ چاہی اور نہ اپنے لئے دولت کا سوال کیا اور نہ
اپنے دشمنوں کے نابود ہونے کی درخواست کی بلکہ اپنے لئے
اقبالمندی مانگی تاکہ عدالت میں خبرداری ہو۔ سو دیکھ میں نے
تیری باتوں کے مطابق کیا دیکھ کہ میں نے ایک عاقل اور سمجھ دار

سلیمان کو خدا کی طرف سے ایک بڑی برکت ملی۔

دل تجھکو بخشا ایسا کہ تیری مانند تجھ سے آگے
نہ ہوا اور نہ تیرے بعد تجھ سا برپا ہوگا"
اور خدا نے نہ صرف اُس کے مانگنے کے موافق اُسے دیا بلکہ

اُس سے زیادہ یہہ بھی بخشا کہ وہ دولت اور عزت میں بھی لاثانی ہوا ✦

جب کہ سلیمان تخت پر بیٹھا ہی تھا دو عورتیں انصاف کے لئے اُس کے پاس آئیں - وہ دونوں ایک شہر خوار بچہ لائیں جسکا وہ دونوں دعوی کرتی تھیں ✦

دو عورتوں کا مقدمہ | ایک عورت نے بے اعتنائی سے اپنا بچہ مار ڈالا تھا اور دوسری کا زندہ لے لیا تھا اور اپنا مردہ اُس کے پاس ڈالدیا تھا اور کہتی تھی کہ زندہ میرا ہی اور دوسری کہتی تھی کہ زندہ میرا ہی - اُس دانا جوان بادشاہ نے حکم دیا کہ تلوار لاؤ اور فرمایا کہ اِس لڑکے کو برابر دو حصوں میں چیرو - آدھا ایک کو دو - آدھا ایک کو - ماں کی محبت نے جوش مارا جسکا وہ درحقیقت لڑکا تھا بولی کہ اُسکو نہ مارو اگر یہہ مانگتی ہی اُس کو دیدو مگر اُسے قتل نہ کرو لیکن دوسری بولی کہ یہہ نہ میرا ہوا نہ تیرا بلکہ چیرا جاوے تب بادشاہ نے جیتا لڑکا پہلی عورت کو دلوادیا اور کہا کہ یہہ عورت ضرور اس بچے کی ماں ہی ✦

سلیمان کی عمارتیں | سلیمان کو عمارتوں کے بنانے کا بڑا شوق تھا اُس نے بہت سے قیمتی اور خوبصورت مکانات بنواسے - اور خصوصاً اُس نے ہیکل بنوائی جو خدا کی عبادت کا گھر تھا - اِس ہیکل میں بیشمار سونا خرچ میں آیا اور بہت سالوں میں یہہ ختم ہوئی - ایسی عمارت دنیا میں کبھی نہیں بنی تھی اس کی خوبصورتی اور بناوٹ قابل دید تھی ✦

۱ - امثال
۲ - واعظ کی کتاب
۳ - غزل الغزلات

جیسا کہ خدا نے فرمایا تھا سلیمان دانش اور حکمت میں بے نظیر بادشاہ ہوا - اُسکی دانائی اُس کے تمام کاموں میں بخوبی ظاہر ہوئی - اُس کی تصنیفات میں سے الہامی کتابیں مندرجہ حاشیہ آجتک موجود ہیں جو حکمت اور دانائی کے موتی ہیں - اور گہرے اور عمیق مفید مطلب مضامین سے پُر ہیں - جنکو مطالع کرنے سے جوانوں اور بوڑھوں اور ہر قسم کے لوگوں کو حسب موقعہ پند و نصائح ملتی ہیں ✦

سلیمان کا مقولہ | دنیا میں آج تک کوئی شخص کسی بات میں سلیمان کے برابر نہ ہوا - تمام سامان عیش و عشرت اُسکو حاصل تھا - لیکن وہ آخرکار ہر وقت یہہ کہتا ہی سب کچھ بطلان اور ہوا کی چران ہی وہ کہتا ہی کہ میں نے بڑے بڑے کام کئے - میں نے اپنے لئے عمارتیں بنوائیں میں نے اپنے لئے تاکستان لگائے - میں نے اپنے لئے باغیچے اور باغ تیار کئے اور اُن میں ہر قسم کے میوہ دار درخت لگائے - میں نے اپنے لئے تالاب بنائے کہ اُن میں سے باغ کے درختوں کا ذخیرہ سینچوں - میں نے غلام اور لونڈیاں مول لیں اور میرے خانہ زاد گھر میں پیدا ہوئے - میں بہت سے گائے بیل اور بھیڑ بکری کے گلوں کا مالک تھا ایسا کہ میں اُن سبھوں سے جو مجھ سے آگے یروشلم میں تھے زیادہ مالدار تھا - میں نے سونا اور روپا اور بادشاہوں اور دیساروں کے خاص خزانہ اپنے لئے جمع کئے - میں نے گانے والے اور گانے والیاں رکھیں اور بنی آدم کے اسباب عیش بیگم اور حرمیں اپنے لئے فراہم کیں الخ ..... اور سب کچھ جو میری آنکھیں چاہتی تھیں میں نے اُن سے باز نہیں رکھا - میں نے اپنے دل کو کسی طرح کی خوشی سے نہیں روکا کیونکہ میرا دل میری ساری محنت سے شاد ہوا اور میری ساری محنت سے میرا بخرہ یہہ ہی تھا - بعد اُس کے میں نے اُن سب کاموں پر جو میرے ہاتھوں نے کئے تھے اور اُس محنت پر جو میں نے کام کرنے میں کھینچی تھی نظر کی اور دیکھا کہ سب کچھ بطلان اور ہوا کی چران ہی اور آسمان کے تلے کچھ فائدہ نہیں" واعظ ۲ باب اور بہت سی ایسی باتوں کا ذکر کر کے آخر کو کہتا ہی کہ بطلانوں کی بطلان واعظ کہتا ہی سب بطلان ہیں" وہ اُن بطالتوں کا ذکر کرتا ہی جو ظلم حسد لالچ اور گمراہی سے انسان کرتے ہیں اور اُن سے بچنے کی چند مفید تدبیریں بھی بتاتا ہی دیکھو کتاب واعظ باب ✦ ✦

اور انسان کے فرایض کا حاصل کلام سلیمان یہہ بتاتا ہی

خدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرض کلی یہہ ہی ہے ✦

ہر ایک انسان کو سلیمان کی بیش قیمت نصیحت پر نہایت غور کرنا ضروری ہی کیونکہ اُس نے تمام باتوں کا تجربہ کر کے حکمت کے یہہ موتی حاصل کئے ہیں اور اگر کوئی اُس کی عمدہ نصیحتوں پر عمل کرے تو وہ یقیناً بہت برائیوں سے بچا رہیگا - خدا کے خوف میں رہ کر اُس کے حکموں کا شنوا ہو کر گناہ اور موت سے نجات پاوے گا ✦ (باقی آیندہ)

الراقم

ج - س ازکہنہ

تھیوصوفی بے خدا ہی

ہم سوال کرتے ہیں - کہ تھیوصوفی کی غیر مرئی اشیاء کا عجیب الہام کس نے بخشا - اور اُس کی تعلیمات کے اصول و قواعد کی کس نے تصدیق کی ہی؟ کیونکہ لفظ تھیوصوفی اگرچہ لفظی معنوں میں خدا اور خدا کی چیزوں کی نسبت دانائی ہی اپنے میں کوئی جگہہ اعلیٰ اور واجب الوجود خدا کو نہیں دیتی۔ مسز بیسینٹ اِس حقیقت پر بصفائی بیان کرتی ہی: "اُسی روشنی نے جس میں میں کھنچی ہوں - میرے سمیت میں واپس جانے کو بہ نسبت میرے اُن پہلے دنوں کے جبکہ میں نیشنل سیکولر سوسائٹی سے متعلق تھی زیادہ تر غیر ممکن کر دیا ہی ..... ایک واجب الوجود خدا کے اعتقاد کی نسبت میں کچھ اُس کے برخلاف کہنے کو اپنے پاس نہیں رکھتی جو میں نے برسوں گذرے لکھا ہی: واجب الوجود خدا کا خیال میرے نزدیک اب بھی ویسا ہی غیر ممکن ہی جیسا کہ اُس وقت تھا"۔ "نسا نوان پرسل یا وہ عالمگیر غیر مفہوم روح جو مادہ کو زندگی دیتی ہی صرف اعلیٰ ہستی ہی - اور یہہ علم مخفی کا فخر ہی کہ وہ اعلیٰ ہستی شخصی نہیں بلکہ صرف تشبیہی ہی"۔

یہہ تھیوصوفسٹ عقیدہ ہی جس کی معتقد مسز بیسینٹ صاحبہ ہیں! اور جن کی تعریف کے آجکل جا بجا ہندو لوگ

گن گاتے ہیں۔ کوئی اُن کو بسنت دیوی۔ اور کوئی بسنت پری نام دیتا ہے۔ گویا وہ آیہ ورت کے ہندوؤں کو ملحد بنانے کے لئے سدہارتی ہیں۔ در پردہ اُن کا کچھ اور منشا ہے؟ ہم تو ہندوؤں کو ملحد نہیں سمجھتے۔ ہاں بت پرست سمجھتے ہیں۔ اور جانتے ہیں۔ کہ ایک واجب الوجود اعلیٰ ہستی کا خیال قدیم سے اُن لوگوں میں چلا آتا ہے۔ جس کو وہ سرب شکتمان سچتانند ایشر نام دیتے ہیں۔ اور اُسکو تشبیہی نہیں۔ بلکہ شخصی خیال کرتے ہیں۔ گو کہ اُس کی بابت تلاش کرنے میں حیران و سرگرداں رہ کر بقول پولوس مقبول کے ”اُنہوں نے خدا کو پہچانا۔ تو بھی خدائی کے لائق اُسکی بزرگی اور شکرگذاری نکی۔ بلکہ اپنے خیالوں میں بیہودہ ہو گئے ... اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی آدمی۔ اور چڑیوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت سے بدل ڈالا“ ✦

اس میں بھی شک نہیں۔ کہ ہندو بالطبع خوشامد پسند ہیں اور یہہ اُن کی بڑی کمزوری اور افلاس کا باعث ہے۔ اور ممکن ہے کہ بعض تھیوصوفسٹ اُن کی اس کمزوری سے واقف ہو کر ناجائز نکالنا چاہتے ہیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسیحی اس لئے مسز بیسنٹ اور تھیوصوفی کی مخالفت کرتے ہیں کہ مبادا ان کے اثر سے ہندوستان میں مسیحیت کو نقصان پہنچے اور مسیحی مشنوں کے کام میں روک پیدا ہو جائے۔ مگر یہہ خیال کرنا محض باطل ہے۔ کیونکہ تھیوصوفی کے لیڈروں سے پیشتر جرمن و فرانس کے مشہور ملحدوں نے مثل اسٹراؤس اور رینن وغیرہ کے۔ جن کی تحریر و تقریر کا اُن کے عصر میں لوہا مانا گیا تھا۔ اپنی تصنیفات مبسوط اور لکچروں سے مسیحیت کو بیخ و بن سے اُکھاڑ کر صفحۂ عالم سے مٹا دینے کا کر لیا تھا۔ اور اکثر لوگ خیال کرنے لگ گئے تھے۔ کہ غالباً ایسی آتش بیانی کے سامنے مسیحیت کے وجود کا قائم رہنا محال ہوگا۔ مگر بالآخر کیا نتیجہ ظہور میں آیا؟ یہی کہ مسیحی کلیسیا اُس کے شکار اپنے ایمان کی حفاظت میں پہلے کی نسبت زیادہ تر ہوشیار و بیدار ہو گئے۔ اور مخالفوں کی جملہ کوششیں رائگاں ہو گئیں۔ اور مسیحیت کے مستحکم و مضبوط قلعہ کی دیواروں کو ذرا بھی جنبش نہ ہوئی ✦

اُن گذشتہ مخالفتوں کے مقابلہ میں لیڈران تھیوصوفی خصوصاً مسز بیسنٹ جیسی متلون مزاج خیال کی کیا تاثیر مسیحیت کو خلل پہنچا سکتی ہے؟ شاید وہ اپنے خیال میں ہندو مذہب کو جو بحالت نزع ہے۔ چندے اور زندہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ مگر یہہ بالکل محال ہے۔ کیونکہ ہندوؤں کو خود اس بات کا یقین نہیں ہے۔ کہ یہہ مذہب زیادہ عرصہ تک اس ملک میں قائم رہیگا جیسا کہ مدراس کے ایک ہندی اخبار کے ایڈیٹر نے جو خود ہندو ہے۔ اپنے اخبار میں حسب ذیل لکھا ہے:- ”جو مذہب کہ ہمارے لئے جان سے زیادہ عزیز ہے۔ اُس کی بحالی کے لئے کوئی امید ہمارے دل میں باقی نہیں رہی۔ ہندو مذہب جانکنی کی حالت میں ہے۔ اور کوئی علاج نظر نہیں آتا۔ جس سے اُس کی بحالی ہو۔ آجکل ایسے دیسی مسیحی پائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے بڑے زور شور سے ہندو مذہب پر چڑھائی کی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے درمیان سے بہت سے لائق اور تعلیم یافتہ لوگوں نے دین عیسوی کو قبول کرنے کی آرزو کی ہے۔ اور اگر یہہ لوگ مسیحی ہو جائینگے اور یہی لوگ واعظ انجیل بھی ہونگے۔ تو پھر یقیناً ہندو مذہب کی خیریت نہیں ہے۔ کیونکہ یہہ لوگ ایسے ہیں۔ کہ ہل پر ہاتھ رکھکے پھر پیچھے نہیں دیکھتے۔ ہر لحظہ ہمارا عزیز مذہب گویا آخری سانس لیتا ہے۔ اس معاملہ میں دیسی مسیحی ایسی مستعدی اور سرگرمی سے کام کر رہے ہیں کہ کامیابی کے لئے اُنہیں کامل یقین ہے۔

پس اب مقام غور ہے۔ کہ ادھر اس ملک کے سمجھدار ہندوؤں کا تو مذہب ہنود کی نسبت یہہ خیال ہے۔ لہٰذا اُدھر بسنت دیوی اُسکو زندہ رکھنے کی فکر میں جا بجا لکچر دیتی پھرتی ہیں۔ ”ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا“!

راقم

(پادری) حسن علی سفیر ✦

مسیحیوں میں سلف سپورٹ ہونیکی تدبیریں

عیسائی مشنری روپئے سے کب آزاد ہونگے؟ جب سلف سپورٹ ہونگے۔ (کیونکہ خالی تھیلا کھڑا نہیں رہ سکتا) سلف سپورٹ کب ہونگے؟ جب محنت کرینگے۔ جب آدمی اپنی فکر خود ہی نہیں کرتا۔ تو دوسرے اُس کی فکر کیا کرینگے؟ محتاجی غلامی سے بدتر ہے۔ پیاس لگنے سے پیشتر ہی کنواں کھود لو تو عرق ریزی کے ساتھ اپنی روٹی حاصل کریگا۔ سستی آدمی کو محتاجی مثل مسلح ڈاکو کے گھیر لیتی ہے۔ محنت سے آدمی مالدار مشہور۔ عزت والے۔ اور زور آور ہوتے ہیں۔ جسطرح کہ کھیت تالاب میں کیڑے اور کوڑا بہت بڑھ جاتا ہے۔ ویسا ہی کاہل آدمی میں خیالات اُٹھتے ہیں۔ رومی بادشاہ خود ہل جوتا کرتے تھے۔ محنت کو لوگ کیوں بُرا جاننے لگے؟ اگلے زمانہ میں لوگ غلاموں سے محنت اور مشقت کا کام لیا کرتے تھے۔ کاہل لعنت کا باعث ہے۔ کاہلی عمر کو کھا جاتی ہے جیسے زنگ لوہے کو کھا جاتا ہے۔ جب سکندر اعظم نے فارس کو فتح کیا۔ تو کہا۔ کہ اگر فارسیوں میں شاہی زندگی ہے۔ تو سوائے محنت کے اور نہیں ہے۔ جو کام تیرے ہاتھ پڑے اُسے تمام کر ڈال۔ شاہ چین سال میں ایک دفعہ ہل جوتا کرتا تھا۔ یہودیوں میں ہر شخص کوئی پیشہ ضرور سیکھتا تھا۔ مثلاً دیکھئے پولوس رسول خیمہ دوزی کا کام کرتا تھا۔ شاہ جرمن اپنے ہاتھ سے چھاپا کرتا تھا۔ اُس کا بیٹا جلد سازی کا کام کرتا تھا۔ پیشہ پسند کرکے اختیار کرنا چاہئے۔ اور پیشتر یہہ سوچنا چاہئے کہ میں کس کے لائق ہوں۔ اگر مربع شکل کسی گول سوراخ میں ڈالی جائے تو نہیں جا سکتی۔ اور اسیطرح گول شے مربع سوراخ میں۔ ٹھیک آدمی کا یہی حال ہے ✦

جس شخص کو پڑھنے میں مزہ نہ سے۔ اور شوق نہ ہو۔ تو

چاہئے کہ وہ شخص طالب علم رہے ✦

جس کے جسم میں کمزوری ہو- اُس کو لازم ہے کہ ایسے کام میں ہاتھ نہ ڈالے جس میں جسم کی طاقت درکار ہو- والدین دوست اور اُستاد پیشہ کے پسند کرنے میں مدد دیویں ✦

جس پیشہ میں ترقی ہو اُسکو اختیار کرنا چاہئے- بعض لوگ کئی کام کرسکتے ہیں مثلاً کسی سرکاری ملازم کا لڑکا کوئی پیشہ اور نوکری بھی کرسکتا ہے ✦

جس کام میں لوگ کثرت سے لگے ہوں اُسکو ترک کرنا چاہئے

ہر کام میں نیک نیتی- جانفشانی سے ترقی حاصل ہوسکتی ہے ✦

"مشن میں لوگوں کو کیوں کم تنخواہ ملا کرتی ہے؟

جب فصل خوب ہوتی ہے تو اناج کا نرخ گرجاتا ہے جتنا زیادہ اُتنا سستا ✦

یہی حال ہر جگہ ہے جب لوگ کسی سررشتہ میں کم ہوتے ہیں تو اُن کو اعلےٰ درجہ کی تنخواہ اور ترقی بھی ملتی ہے- لیکن جیوں جیوں کثرت سے گرنے لگتے ہیں تیوں تیوں ٹکے کے بھاؤ ہوجاتے ہیں- چاہئے کہ ہم اپنے لئے روزگار تلاش کریں- ہاں مشن تو ہماری ہمدرد ویسی ہی رہیگی جیسی رہی اور ہے اور اس طرح سے ہم بہت مشنریوں کے سنبھالنے والے ہوجائینگے- صاحب عقل کو پیشہ وکالت اختیار کرنا چاہئے- کسی مشنری کو اب وکیل درکار ہوا تو بمشکل دستیاب ہوا سو بھی ۵۰ روپیہ سے کم نہیں ✦

پڑھانا- قریب سب پیشہ سازی اوستادی سے علاقہ رکھتے ہیں- حکیم صرف جسم کی خبر لیتا ہے لیکن اوستاد روحوں کو تراش کر آراستہ کرتا ہے اوستاد کا اثر طالب علم کی روح پر بہت ہوتا ہے ✦

کاشتکاری- کاشتکاری سے تو سیر ہوگا- یہہ دولت کا چشمہ ہے بادشاہ خود کھیت سے پرورش پاتا ہے اگر تم دولت چاہتے ہو تو ہل کو اُٹھاؤ- ہند میں جاہل کسان اُسکو کرتے ہیں- انگلستان میں زمیندار خود اُس کو کرکے اپنی زمین اور ملکیت بڑھاتے ہیں- ہند میں خوش ایام ہم جب ہونگے جب ہم دل دیکے اُسکو کریں گے ✦

کارخانہ- اگر آپ اپنا کارخانہ بناتے تو کیوں روئی انگلستان جاتی- اور کپڑا کیوں مہنگا ہوتا- شاہ روس خود کام کرتا تھا ✦

سوداگری- انگلستان میں بادشاہ لوگ سوداگر ہیں- پارسی لوگ جو زیادہ امیر ہیں تو صرف سوداگری میں- اس ملک کے مفلس قوم مارواڑی اسی کے ذریعہ سے امیر ہوگئے ✦

ترقی- جب لوگ ناکامیاب ہوتے ہیں تو اپنی بدقسمتی کے شاکی ہوتے ہیں سچ ہے یہہ لوگ اپنی بے پرواہی کا اشتہار دیتے ہیں- محنتی اور نیک چلن آدمی ہمیشہ خوش قسمت رہتا ہے- محنت کے لئے ان باتوں کو سیکھو- جلد اُٹھا کرو- دیر میں سویا کرو- کم کھایا کرو- نوکری کم کرو کیونکہ اس سے آزادی جاتی رہتی ہے ✦

پیشہ ذیل میں درج ہیں

مرد- بڑھئی کا کام- رسی بٹنا- قلعی کرنا- صیقل کرنا- آئینہ بنانا- کنگھی بنانا- کاغذ بنانا- کپڑا بننا- سلائی کرنا- جوتی بنانا- مکان بنانا- مٹی کا برتن بنانا- لہار کا کام کرنا- تیل نکالنا- مٹھائی بنانا- پھل فروخت کرنا- لکڑی کاٹ کر فروخت کرنا ✦

عورت- نیک عورتیں کاہلی کی روٹی نہیں کھاتیں بلکہ وہ کچھ محنت کرکے اپنی روٹی کمائی ہیں- چرخ چکّی پیسنا- سوت کاتنا- موزا بُننا- دائی کا کام کرنا- آیاگیری کرنا ✦

لڑکے- لڑکوں کو بچپن ہی سے کچھ کام کرنا سکھلائیے- ورنہ آیندہ کو سست ہوجائینگے ✦

ہر ایک مشنری کو لازم ہے کہ ہر کرسچین بوائز اور گرلس اسکول میں کچھ پیشہ ضرور جاری کریں اور شروع ہی سے لڑکوں کو محنت کش بنادیں تاکہ جوانی میں اُن کو بُرا نہ معلوم ہووے

خدا کرے کہ ہندوستان کے مسیحی لوگ جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہوکر چلنے اور دوڑنے لگیں اور اپنے ساتھ اوروں کو بھی دوڑا دیں- آمین ✦ الراقم جسونت پرشاد از علیگڈھ ✦

نیشنل کانگرس اور پنجابی مسیحی

۵- جنوری ۱۸۹۴ء کے نور افشاں میں ایک مضمون بعنوان "نیشنل کانگرس اور پنجابی عیسائی" کیطرف میری توجہہ دلائی گئی میں نے ذیل کی سطروں کو بڑے تعجب اور افسوس سے پڑھا-

"وہ یونہی ایک مسیحی جوان سے جو دربانی چوکی پر کانگرس کے منڈوے کے دروازے پر بیٹھا تھا- میں نے دریافت کیا کہ کیا آپ بھی ڈیلیگیٹ ہیں؟- کہا کہ ہاں نہ دریافت کرنے سے یہہ بات صریح جھوٹھ معلوم ہوئی وہ ڈیلیگیٹ نہیں مگر والنٹیر تھے- لطف یہہ کہ سیدھی بات بھی نہیں کرتے تھے- کانگرس کے والنٹیر کیا ہوئے- شاہی دربان بن بیٹھے خبر نہیں کیا عہدہ مل گیا- خیر وہ جانیں" ✦

آہ! یہہ کون نالایق مسیحی تھا؟ افسوس یہہ کون ننگ مذہب یہہ کون عار دین تھا؟ ✦

فقط تین مسیحی نوجوان کانگرس کے والنٹیر تھے جن میں سے دو صاحب تو صاف کہتے ہیں کہ اُنہوں نے نور افشاں کے نامہ نگار کی شکل تک بھی نہیں دیکھی- تیسرا کہتا ہے کہ اُس نے دور سے دیکھا ضرور لیکن گفتگو نہیں ہوئی- اُن کی ڈیوٹی منڈوے کے دروازے پر ایک منٹ کے لئے بھی نہیں لگی- اور جو صاحبان کہ وہاں تشریف رکھتے تھے- بخوبی جانتے ہیں کہ یہہ صاحب دروازے کے پچاس گز نزدیک تک بھی نہیں آسکتے تھے!

غرضیکہ کئی ایک واقعات سے میری پوری پوری تسلی ہوگئی کہ جس نالایق نے یہہ جھوٹھ کہا وہ مسیحی نہیں بلکہ غیر مسیحی تھا- مناسب معلوم ہوا کہ اسکی تردید کی جائے- اسلئے میں نے اپنے مہربان اور کرم فرما استاد جناب منشی

حسن علی صاحب سفیر کو لکھا کہ اس کی تردید فرمادیں + عرصہ تک تو جواب ہی سے جواب ملا - اور پھر بڑی کوششوں سے ابھی تو یہہ ملا ہو کہ مہذبانہ طور ایک آرٹیکل لکھو - بلا توقف درج اخبار کیا جائیگا ۔ اُستاد کا حکم اور ساتھ ہی یہہ بھی جو کہ میری طرح مغربی تعلیم کے نشہ سے سرشار ہو اور جس نے گوری گوری ہمت کے پروفیسروں سے فلاسفی کی تعلیم پائی ہو - اُسکی [illegible] تہذیب کس چڑیا کا نام ہے - سخت مجبوری کی حالت ہے

نہی لکھنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے

جب ہی بہجا نیں - یہہ مرضی مرے اُستاد کی ہے

خیر آمدم بر سرِ مطلب

جو کچھ نورافشاں کے نامہ نگار نے لکھا - غلط ہے - اُمید وہ اپنے بیان کو واپس لینگے - ورنہ اُمید کہ وہ نورافشاں کے ذریعہ اُس نوجوان کے نام وغیرہ سے ضرور اطلاع دینگے + اگر کسی مسیحی جوان نے یہہ جھوٹھ کہا ہو - تو قابل شرم ہے +

الراقم

نا مہذب خان

غفلت یا بے احتیاطی

سیالکوٹ سے ایک انگریزی کا چھپا ہوا کاغذ آیا ہے جسپر راقم کا نام نہیں - چندہ واسطے انگریزی مشین (چھپوائی) کے مانگا ہے اور لفافہ پر اگرچہ نصف آنہ کا ٹکٹ لگا ہوا ہے لیکن بھاری ہونے کے باعث ایک آنہ محصول دینا پڑا - اگر یک پوسٹ بھیجا جاتا تو زاید محصول نہ دینا پڑتا اور نام نیچے ہوتا تو اُسپر غور کیا جاتا کہ چندہ بھیجا جاوے یا نہیں اور کس کے پاس بھیجا جاوے - اُمید ہے اور جگہہ بھی اسی طرح کیا ہوگا +

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلا کا

کار طفلاں تمام خواہد شد

راقم ایک شخص جس پر ایک آنہ جرمانہ ہوا ہے

واقعات زمانہ

سرحدی معاملات

امیر صاحب کابل کی دوستی پر جس قدر خوشی ظاہر کی جاتی ہے اُسی قدر کابل و ہندوستان کی تجارت سال بسال شست پڑتی جاتی ہے - اُسکی وجہہ کئی مرتبہ ظاہر کر چکے ہیں کہ امیر صاحب کابلی مال پر بہت سختی کے ساتھہ محصول برآمد حاصل کرتے ہیں - پشاور اور کابل کے درمیان ۹ مقامات پر محصول لیا جاتا ہے اور کسی مقام سے مال بغیر چونگی کے آگے نہیں گذرنے پاتا - سب سے پہلے جس وقت مال کابل سے باہر نکلتا ہے اس پر بھاری محصول برآمد لگایا جاتا ہے اور اُس کے بعد مقامات سرخ پل گندمک جلال آباد ڈبساول ڈھکہ اور نیز پشاور میں جدا جدا محصول چنگی لیا جاتا ہے - بقول انگریزی اخبار افغانی تاجر اسباب کی شکایت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند امیر صاحب کو پشاور میں محصول کے لینے کی کسلئے اجازت دیتی ہے - پشاور کے سوداگران میاں سیر احمد شیخی اور میاں محمد گل کے کابلی ایجنٹوں پر امیر صاحب نے جو عظیم جرمانے اس جرم خفیف کے لئے علید کئے ہیں کہ اُن کے پاس اسحاق خان کی ضرب کے روپئے برآمد ہوئے اس پر فرقہ تاجران میں سخت تشویش پیدا ہوگئی ہے - لیکن مزید حالات سے انگریزی اخبار کو معلوم ہوا ہے کہ امیر صاحب کی ناراضی کی اصل وجہہ یہہ تھی کہ وہ اپنا مال ہندوستان سے بخارا کو براہ کابل نہیں بھیجتے تھے بلکہ براہ بمبئی و ایران روانہ کیا کرتے تھے کہ جس سے گورنمنٹ کابل کو چنگی کا نقصان اُٹھانا پڑتا تھا - خیال کیا جاتا ہے کہ اگر تاجران مذکور اسبات کا عہد کریں کہ آیندہ اپنا مال بخارا کو براہ کابل بھیجا کریں گے اور وہاں کا مال بھی براہ کابل منگوایا کریں گے اور نیز اگر وہ اسحاق خان کی ضرب کا تمام روپیہ جو اُن کے پاس موجود ہو داخل کر دیں تو امیر صاحب جرمانہ مذکور معاف کر دیں گے " انگریزی اخبار کو خبروں آمدہ جلال آباد سے معلوم ہوا ہے کہ کرنیل محمد افضل خان برٹش ایجنٹ دربار کابل بیمار ہیں اس باعث وہ تبدیل کئے جاویں گے اور قاضی محمد اسلم خان صاحب سی - ایم - جی - ڈپٹی کمشنر جھنگ بجائے اُن کے کابل کو تبدیل کئے جاویں گے + اس خبر کی تصدیق کلکتہ کے اخبار نے بھی کی ہے جو لکھتا ہے کہ برٹش ایجنٹ متعینہ کابل ہندوستان کو واپس آتے ہیں - اُن کو کابل میں خدمت کرتے ہوئے تین سال ہوئے ہیں [illegible] خواہشمند ہیں کہ اس عہدہ سے تبدیل کئے جاویں - سرکاری طور پر ابھی ظاہر نہیں کیا گیا کہ قاضی محمد اسلم صاحب [illegible] اُن کے ایجنٹ دربار کابل مقرر کئے جاویں گے [illegible] غالبات سے متصور ہے +

امیر صاحب کی خدمت میں بہت سے گمنام خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں امیر صاحب کو سخت لعن طعن کیجاتی ہے اور لکھا جاتا ہے تم مظالم سے باز آؤ اور اپنے نالایق افسروں کا انتظام جلد کرو جو بے ایمان اور رشوت خوار ہیں اور اگر ایسا نہ کروگے تو ملک میں بغاوت پیدا ہوگی اُس وقت پچھتانے سے کچھہ فائدہ نہ ہوگا - امیر صاحب ان خطوط کو پڑھکر [illegible] اور حکم دیا کہ اُن کے لکھنے والوں کا پتہ لگایا جاوے [illegible] حکم کی تعمیل میں بہت سے خفیہ [illegible] مختلف [illegible] کئے گئے ہیں - دیکھئے کن کن کی شامت آتی ہے اور کوئی [illegible] جاتا ہے یا نہیں + ولایت سے خبر آئی ہے کہ مسٹر ٹی ایس پائن صاحب جو امیر صاحب کے مشہور انجنیر ہیں اور جن کو سال [illegible] کی تقریب پر سی - ایس - آئی - کا خطاب عطا کیا گیا تھا اُن کو [illegible] میں نائٹ کا منصب عطا کیا گیا ہے اور اب وہ سر سلیٹر پائن کے نام سے پکارا جایا کریں گے + (اعلام)

حفظانِ صحت

مکان

بہت سے اصحاب جانتے ہوں گے کہ اس زمانہ میں تعلیم یافتہ لوگوں کو صحت قایم رکھنے کا بہت خیال ہو گیا ہے۔ اور دیہات قصبات میں اس طرف بہت کچھ توجہ ہوتی جاتی ہے۔ بیماری سے بچنا اور تندرستی کا قایم رکھنا ایسے مضامین ہیں جن پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور عام آدمیوں کو صحت اور حفظانِ صحت کے جس قدر عام فہم اصول بتلائے جاویں تھوڑا ہے کیونکہ اس طرح سے اُن کی وہ خدمت ہو سکتی ہے جس سے علاوہ اس جہان کے عقبےٰ میں بھی ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ تندرستی ہزار نعمت ہے یہہ نہیں تو کچھ نہیں۔ زندگی بے مزہ ہے یہہ ظاہر ہے کہ بیماری کی وقت کے علاوہ مریض کے اُس کے خاندان اور اُس کے دوست آشنا رشتہ داروں کو بھی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اور بعض اوقات وہ مریض کی خدمت کرتے ہوئے خود مریض بنجایا کرتے ہیں گذشتہ بیس تیس برس کے عرصہ میں فن طبابت میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ اور طبابت جراحی اور حفظانِ صحت کے متعلق بہت سی نئی باتیں دریافت ہوئی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرحوم ڈاکٹر پارکس کا یہہ قول بہت ہی ٹھیک تھا۔ کہ دیہات قصبات اور شہر کے لوگوں میں سے بہت سی بیماریاں مصیبتیں تباہیاں قبل از وقت موتیں خود بخود دور ہو سکتی ہیں اگر **مکانات** کی درستی اور اصلاح کیجاوے۔ اسہال۔ ہیضہ۔ ضیق النفس۔ تپ محرقہ اور سل۔ دق وغیرہ اس قسم کی بیماریاں ہیں کہ اگر انسان احتیاط رکھے اور حصول حفظانِ صحت کو نظر انداز نہ کرے تو بلا شبہ ان سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ چیچک۔ سرخ تپ۔ سرخ باد۔ اور لال گلے کا بخار امراض متعدی شمار ہوتے ہیں یعنے چھوت سے ایک دوسرے میں سرایت کر جاتے ہیں۔ ان امراض سے بھی انسان حفاظت میں رہ سکتا ہے۔ اگر وہ اپنے گھر کی احتیاط سے خبرداری رکھے۔ کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ پھیپھڑوں کی سوزش گٹھیا وغیرہ بھی ایسی موذی بیماریاں ہیں جن کا آغاز سانس لینے کی خرابیوں۔ بد نم ہوائیں سہنے بھیگے کپڑے پہننے اور سیلدار مکانوں میں بسنے سے ہو جاتا ہے ہم نے ان بیماریوں کو خصوصیت کے ساتھ مجتمع کر کے اس لئے لکھا ہے کہ ان کا تعلق بد درست مکانات اور اُن کے گرد نواح کی حالت پر منحصر ہے۔ واضح ہو کہ مکانات میں ہم نے کسی قسم کی خصوصیت نہیں رکھی۔ بلکہ جائے سکونت سے مراد رکھی ہے خواہ وہ عالیشان مکان ہوں۔ محل ہوں قلعے ہوں۔ یا جھونپڑیاں ہوں یا کھپریل اور چھپر اور گھاس پھوس سے چھائے ہوئے کوٹھے ہوں یا سادھو فقیروں کی کٹیا ہیں ہوں خواہ وہ کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی۔ لاہور۔ امرتسر الہ آباد۔ مدراس کی زمینوں پر بنائے گئے ہوں خواہ وہ گنگا جمنا کے کنارے پر آباد ہوں۔ خواہ وہ چھوٹے چھوٹے گانوں کی اراضیات پر بنے ہوئے ہوں۔ بہت کچھ رہنے بسنے کا طریق ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے علاوہ بعض حالتوں میں زمین و آسمان کا سا فرق ہوتا ہے۔ مگر ہم یہہ دکھانے کی کوشش کریں گے۔ کہ وہ قوانین قدرت جو انسان اور حیوانوں کی صحت اور تندرستی پر براہ راست اثر پذیر ہوتے ہیں۔ سب یکساں ہیں خواہ وہ انسان غاروں میں رہتے ہوں یا بارہ دریوں میں خواہ وہ پہاڑوں پر رہتے ہوں یا میدانوں میں خواہ وہ دو کانوں میں بیٹھتے ہوں۔ یا شاہی محل سراؤں میں سوتے ہوں۔ ساتھ ہی ہمیں یہہ بھی یقین ہے کہ یہہ اصول جیسے ایک حالت میں سیدھے سادھے ہیں ویسے ہی دوسری حالت میں بھی ہوتے ہیں۔ مختصر کلام یہہ ہے کہ قدرت کے قانون اور اُصول سب کے لئے یکساں ہیں۔ یہہ حضرت انسان کی جدت اور اُس کی مرضی پر منحصر ہے کہ وہ اُن کا کس طرح سے استعمال کرے۔ آیا اُن پر جیسا کہ چاہئے۔ عمل کر کے اپنی زندگی کو خوش رکھے اور دوسروں کے فائدہ پہنچانے کا باعث ہو یا اُن کا خراب استعمال کر کے نہ صرف یہی کہ آپ روگی اور دکھی رہے بلکہ دوسروں میں امراض پھیلانے کا سبب بنے ✦ (ہفتہ وار)

پسٹیور انسٹیٹیوٹ

ایک صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں کہ:۔

مورخہ ۷ مارچ کو پاسٹر انسٹیٹیوٹ کی بابت جلسہ ہوا جس میں صاحب ڈپٹی کمشنر۔ جج صاحب۔ پادری صاحب شہر کے روساء و اہلکار شامل تھے۔ انسٹیٹیوٹ کی ہندوستان میں قایم کرنے کی ضرورت بیان کی گئی۔ ؍ روپیہ چندہ ہوا صاحبان ذیل نے زیادہ چندہ دیا۔ پادری صاحب ؍۔ پروفیسر میا سنگہ صاحب اہلووالیہ مالک کارخانہ میرے کا سر ؍۔ لالہ کاشی رام صاحب بھنڈاری ؍۔ لالہ فقیر چند صاحب ؍۔ لالہ کشن دیال صاحب ؍۔ پروفیسر صاحب نے علاوہ چندہ کے آیندہ کے لئے مستقل طور پر ایکسو روپیہ سال اس انسٹیٹیوٹ کے واسطے چندہ دینے کا وعدہ فرمایا ✦

مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی

مجسٹریٹ چھاؤنی فیروز پور نے اُس مقدمہ میں فیصلہ صادر فرمایا۔ جس میں پنڈت ستیا نند اگنی ہوتری ساکن لاہور نے ٹریبون کے نابینا پلیڈر چندا سنگہ پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا ہوا تھا۔ صاحب مجسٹریٹ نے تجویز کیا کہ مستغیث اپنے دعویٰ کو ثابت نہیں کر سکا۔ بلکہ تمام کارروائی لغو اور اعلیٰ درجہ کی تکلیف دہ ثابت ہوئی ہے اس لئے ملزم بری کیا گیا ✦ (دوست ہند)

عجیب سوئی

جناب ملکہ معظمہ کے پاس ایک عجیب قسم کی سوئی ہے۔ یہہ مقام رڈچ کے مشہور کارخانہ میں بنی ہے اس کی صورت ٹروجن کے مینار کی سی ہے۔ اور جتنے واقعات ملکہ قیصرہ کی عمر میں گذرے ہیں وہ سب اس قدر باریک حرفوں میں کندہ ہیں

نمائش گاہ پنجاب کا اختتام

پانچویں مارچ منگل کے روز پنجاب نمائش گاہ کے بند کرنے کا دن تھا۔ خاتمہ کی رسم میاں میر کے میجر جرنیل لارڈ فرانکفورٹ نے اپنے ہاتھ سے ادا کی۔ یہہ جرنیل صاحب اِس ملک کی صنعت و حرفت کی ترقی کے دل سے خواہاں ہیں۔ حاضرین کی تعداد اچھی تھی کرنل بیچنسن مسٹر بری مسٹر سنڈی فورڈ رائے بہادر گنگارام بھائی میہان سنگھ اور پروفیسر اومن معہ میم صاحبہ کے شرکاء جلسہ میں سے تھے +

لارڈ فرانکفورٹ پنجاب لائٹ ہارس کے ایک اعزازی دستہ کے ساتھہ نمائشگاہ میں آئے اور بڑے کمرے کے وسط میں کرسی صدارت پر بیٹھے۔ مسٹر انڈریوز سکرٹری نمائشگاہ نے رپورٹ کا خلاصہ پڑھا +

یہہ نمائشگاہ ۲۶ دسمبر ۱۸۹۳ء کو لفٹنٹ گورنر پنجاب نے اپنے دست مبارک سے کھولی تھی اور جو ایڈریس لاٹ صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا اُس میں اس نمائش کے اغراض و مقاصد واضح طور پر دکھلائے گئے ہیں اس نمائش میں پنجاب کے ہر ضلع سے چیزیں آئیں بلکہ دیسی ریاستوں (مثلاً جموں کشمیر بہاولپور جیند۔ نابہہ۔ پٹیالہ۔ چمبہ۔ منڈی۔ کپورتھلہ۔ کلسیہ) سے بھی مال آیا۔ ان کے علاوہ کئی دیسی کاریگر اور سوداگر نمائشگاہ میں اپنا مال فروخت کرنے کیلئے لائے جس میں بالخصوص ہندوستانی ساخت کی اشیا تھیں پنجاب کے علاوہ جے پور۔ مرادآباد میرٹھ سے بھی مال آیا اور فروخت ہوا۔ نمائش گاہ کی اشیاء کی کل تعداد بارہ ہزار پانسو ساٹھہ ہے نمائش کے پہلے ہفتہ میں کندلاکش تارکش دکمخاب شالباف مدری باف پٹولی۔ لاکھہ کا کام کرنے والے سنار وغیرہ بھی موجود تھے اور کام کرتے تھے۔ اشیاء نمائشگاہ کو مندرجہ ذیل خانوں میں تقسیم کر سکتے ہیں +

روئی - اون - ریشم - لکڑی - دھات - چمڑہ - مٹی کا کام شیشہ کا کام - تصاویر - فوٹو کی تصویریں - تعلیم کی کتابیں - سائنس کے اوزار - میو آرٹس سکول سیالکوٹ ٹکنیکل سکول لاہور اور امرتسر اور دہلی کے انڈسٹریل سکولوں سے بھی چیزیں آئی تھیں +

اٹھارہ ہزار پانسو چونتیس آدمیوں نے نمائش گاہ کی سیر کی اور چار ہزار آٹھہ سو روپیہ ٹکٹوں سے وصول ہوا۔ چوبیس ہزار روپیہ کی چیزیں فروخت ہوئیں۔ یہہ نمائش پہلی سب نمائشوں سے مالی حالت میں بہت اچھی رہی ہے۔ نمائشگاہ ہر روز دس بجے سے ۵ بجے شام تک کھلی رہتی تھی۔ کئی مرتبہ رات کو بجلی کی روشنی بھی کی گئی۔ لارڈ فرانکفورٹ نے اِن لوگوں کو جن کی اشیاء قابل داد تھیں سارٹیفکٹ عطا فرمائے انہیں امرتسر کے دیوی سہائے چمبہ مل سوداگران پشمینہ اول نمبر پر تھے۔ لارڈ فرانکفورٹ نے مختصر سی ایک تقریر بھی کی جس میں فرمایا کہ نمائش گاہ کو بہت کامیابی حاصل ہوئی اور اس سے اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور اخیر میں کار کنوں کی حوصلہ افزائی اور اُن کا شکریہ ادا کیا + (اخبار عام)

ہندوستانی ولایت میں

انگلستان میں ہندوستانیوں کی تعداد سال بسال بڑھتی جاتی ہے۔ ۱۸۹۰ء میں ۲۰۷ ہندوستانی ولایت میں تھے اور ۱۸۹۲ء میں ان کی تعداد ۳۰۶ تک پہنچی + بنگالہ سے ۴۲ ہندو ۶ مسلمان ۷ دیسی عیسائی ہیں + بہار سے ۱۴ مسلمان ہیں اور ۳ ہندو + بمبئی سے ۵۸ پارسی ہیں جن میں ۲ عیسائی شامل ہیں اور ۶ ہندو اور ۱۲ مسلمان گئے ہیں۔ مدراس سے ۱۴ ہندو۔ اور ۲ عیسائی ہیں لیکن مسلمان کوئی نہیں ممالک شمال مغرب سے ۱۲ مسلمان ۲ عیسائی اور تین ہندو گئے ہیں ممالک وسطی سے صرف ایک ہے اور وہ ہندو ہے + پنجاب سے ۳۶ ہندو۔ ۳ عیسائی اور ۹ مسلمان ہیں + برما سے ۱۱ آدمی ہیں۔ میسور سے ایک ہندو۔ حیدر آباد سے ۴ مسلمان۔ بڑودہ سے ۴ ہندو ۲ مسلمان۔ کاٹھیاوار سے ۲ ہندو اور ایک مسلمان۔ اور کچھہ سے ایک ہندو۔ خلاصہ یہہ ہے کہ بنگالہ سے ۱۰۱ آدمی ولایت میں ہیں۔ بمبئی سے ۹۹ مدراس سے ۱۳۔ ممالک شمال مغرب سے ۱۷۔ ممالک وسطی ایک۔ پنجاب سے ۴۹۔ دیسی ریاستوں سے ۱۵۔ برما سے ۱۱۔ منجملہ ۳۰۶ ہندوستانیوں کے ۴۲ تو امتحان سول سروس کے اُمیدوار ہیں۔ ان میں ۶ مسلمان ہیں۔ ۲ پارسی اور باقی ۱۶ ہندو ہیں + قریب ایک درجن ہندوستانی عورتیں بھی انگلستان میں وارد ہیں۔ یہہ اکثر طبابت سیکھتی ہیں اور ایک نقاشی کی تعلیم پاتی ہے +

(اخبار عام)

ولایتی کپڑے پر محصول درآمد

اخبار پاینیر کو لندن سے یہہ خبر موصول ہوئی ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ صاحب کی کونسل کے تمام ممبروں کی رائے یہہ تھی کہ ہندوستان میں ولایتی ساخت کے سوتی پارچوں پر محصول درآمد ضرور قایم کرنا چاہئے اور لارڈ کمبرلی صاحب نے بھی اس رائے کی درستی کو قبول کیا تھا لیکن جسوقت یہہ معاملہ کیبنٹ میں پیش ہوا تو وہاں یہہ قرار پایا کہ محصول نہیں لگانا چاہئے پس لارڈ کمبرلی صاحب نے منسوخی کے اختیار سے کام لے کر کونسل کی رائے خارج کر دی + اخبار ٹایمز نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں گورنمنٹ کے اِس ارادہ کے خلاف سخت جوش پھیلا ہے کہ ولایتی کپڑہ ہندوستان میں محصول درآمد سے مستثنیٰ کیا جاوے بقول اخبار مذکور بہت سے آثار ہویدا ہو رہے ہیں کہ جس جادو کے اثر سے برطانیہ کا قبضہ ملک ہندوستان پر قایم ہے اُس کی طاقت کم ہو رہی ہے اور اگر کبھی خدانخواستہ ایسا معاملہ پیش آیا کہ یہہ اثر بالکل معدوم ہو جائے تو انگلستان کی اخلاقی عظمت اس ملک سے بالکل اُٹھہ جاویگی + تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے عام واویلا کا ولایت میں یہاں تک اثر ہوا ہے کہ ہوم گورنمنٹ کو ولایتی پارچہ پر محصول درآمد قایم کرنے کی تجویز بمجبوری منظور کرنی پڑے گی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن ۱۰ مارچ۔ مسٹر گلیڈسٹون اپنے پاس عہدہ لارڈ پریوی سیل کا نہیں رکھینگے اور نہ کیبنٹ میں شامل ہونگے۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر رسل انڈر سکرٹری آف سٹیٹ ہند اور عہدہ قبول فرماوینگے مگر ابھی تک طے نہیں ہوا کہ وہ کیا ہوگا۔

لندن ۸ مارچ۔ مسٹر گلیڈسٹون کو سردی لگنے سے بخار آگیا ہے۔ چارپائی پر سے باہر نہیں آتے۔

لندن ۹ مارچ۔ لارڈ ٹوید منتھ لارڈ پریوی سیل مقرر ہوئے ہیں اور کیبنٹ میں بھی داخل کئے گئے۔

مسٹر گارڈنر بدستور بورڈ زراعت کے صدر نشین رہینگے۔

شہنشاہ روس کا امن دوست ہونا اس بات سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اسحاق خان کی بغاوت کے وقت کس طرح سے سب سے علیحدہ رہے۔

انگلو انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ نے ایک تجویز پاس کی کہ وایسرائے کی کونسل کے غیر سرکاری ممبروں سے درخواست کی جائے کہ وہ روئی کے باہر سے آنے پر محصول لگانے کے لئے زور دیں۔ غالب ہے کہ اور بھی کئی انجمنیں اسبارہ میں تحریک کریں گی۔

روم ۸ مارچ۔ چیمبر آف ڈپٹیز کے باہر ایک بم کا گولہ چھوڑا گیا جس سے کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور آس پاس کے مکانوں کو نقصان پہنچا۔ پانچ آدمیوں کو زخم لگے اور ایک آدمی گرفتار ہوا ہے جس کو مجرم سمجھا جاتا ہے۔

۷ مارچ کو پشاور میں ایک پولیس کانسٹبل کو ایک دوسرے کانسٹبل پولیس نے جو جیل خانہ میں پہرہ پر تھا گولی سے زخمی کیا اور خود بھاگ گیا۔

سب قسم کے اخبارات لارڈ روزبری کو وزارت پر مبارکباد دے رہے ہیں۔

اخبار پاینیر کا نامہ نگار لندن سے تار دیتا ہے کہ سکرٹری آف سٹیٹ کی کونسل کے سب ممبر روئی پر محصول لگانے کی تائید میں تھے اور لارڈ کیمبرلی ذاتی طور پر قایل بھی ہو گئے تھے مگر کیبنٹ میں مسئلہ پیش کرنے کے بعد انہوں نے اپنی رائے بدل دی۔

ایک بڑا ضروری مسودہ بہت جلد شملہ میں حضور وایسرائے کی مجلس واضعان آئین و قوانین میں سر چارلس پرچرڈ پیش کریں گے۔ یہہ مسودہ شملہ میں طیار ہو گیا ہے اور کونسل کے پاس چلا گیا ہے۔

چھاؤنی راولپنڈی میں ایک گروہ بدمعاش [illegible] کا وارد ہوا ہے اور پولیس نے باشندوں کو خبردار کیا ہے کہ راتوں کو کنڈے تالہ سے محتاط رہیں اور اچیت مت ہوں۔

مہاراجہ صاحب بڑودہ یوروپ میں تبدیل آب و ہوا کر رہے ہیں۔ انہوں نے موناکو میں چاندماری کے عالمگیر جلسہ میں شمولیت کا ارادہ ظاہر کیا ہے اس موقعہ پر کپتان ایلس گارڈن صاحب کو حکم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب بہادر کے ہمراہ رہیں۔

پنجاب گزٹ سیالکوٹ لکھتا ہے کہ بہ افسوس ہے کہ رائے دیوان چند صاحب کو اُن کی برادری نے ۲۵ ماہ فروری ۱۸۹۴ء کو ایک عام جلسہ کر کے برادری سے خارج کر دیا۔ مختلف شہروں سے برادری کے ممبر اسی غرض کے لئے جمع ہوئے تھے۔ دیوان سکندر لال صاحب رئیس وزیرآباد اس جلسہ کے پریزیڈنٹ تھے۔

شہنشاہ بیگم روس کی نسبت یقین کیا جاتا ہے کہ وہ برابر کوشش کر رہی ہیں کہ شہنشاہ کو جرمن سے نفرت ہو اور انگلستان سے اتفاق نہ ہونے پائے۔

حال کی بارشوں کی وجہ سے جہلم میں بہت سیلاب آیا۔ دریا ساڑھے چھ فٹ چڑھ گیا۔ ریل کے پل کا بہت سا مصالح بہ گیا۔ پہاڑ سے جو میدانوں میں پانی آیا وہ سیلاب کی صورت میں تھا۔ اور گجرات کے قریب بھمبر میں بہت زیادہ طوفان آیا۔

کونسل وایسرائے میں محاصل درآمد کی بحث پر تمام غیر سرکاری ممبروں کی رائے ایک طرف ہے۔

مجالس تجارت بمبئی بنگالہ و مدراس نے گورنمنٹ کو لکھا ولایتی پارچہ پر محصول درآمد مزید لگے۔

ہندوستان کی سرحد شمال مغرب کی حد امیر کابل کے افسروں کے ہمراہ عنقریب قایم کیجاویگی۔

ایک مقام پر تین میل ریلوے بہہ گئی ہے۔ مرمت پر بڑی سرگرمی خرچ ہو رہی ہے۔

پٹیالہ میں گھوڑ دوڑ کی عظیم دھوم ہے۔ بڑے بڑے معزز یوروپین مہمان دور دور سے مدعو ہوئے۔

دہلی میں تین جاٹ پکڑے گئے جو سکہ قلب بنا کر چلایا کرتے تھے۔

یونیورسٹی الہ آباد میں سائنس و انجنیرنگ کی فیکلٹی بھی قایم کیجاویگی۔

یونیورسٹی مذکور کو اختیار ہوگا کہ ڈاکٹر و بیچلر آف سائنس کی ڈگریاں بھی دیسکے۔

فرانس کے بینک ہسکومپ کے دیوالہ کی رقم ۳ ½ کروڑ فرینک ہے۔ ڈایرکٹر بے ایمانی کے لئے قید کیا گیا۔

مسٹر گلیڈسٹون نہ کیبنٹ میں شامل رہیں گے نہ لارڈ پریوی سیل کا عہدہ اختیار کریں گے۔

لارڈ ٹویڈ منتھ لارڈ پریوی سیل مقرر ہوئے اور کیبنٹ میں داخل کئے گئے ہیں۔

رائٹ آنریبل سر ہربٹ گارڈنر صاحب بدستور سابق پریسیڈنٹ مجلس زراعت رہینگے۔

سر فلپ کری جدید برٹش سفیر دربار قسطنطنیہ نے ۶ مارچ کو سلطان المعظم سے ملاقات کی۔

ہندو افغانستان حدبندی کا کام ۱۲- مارچ کے بعد شروع کیا جاوے گا ٭

خیبر کو روم وزوب کی حدود قایم ہونگی - وزیرستان کی حدبندی بالفعل ملتوی رہیگی ٭

پلیڈران سندہ کا امتحان ۱۱- اپریل کو کراچی میں لیا جاویگا ٭

رنگون میں حضور قیصر ہند کا بت رکھنے کے لئے ایک جینی نے ۱۵- ہزار دیا ہے ٭

کوئیٹہ میں فوجی گھوڑسی گہم کو ایک سپاہی کے قتل کے لئے ۵ سال قید کا حکم ہوا ٭

چیف کمشنر صاحب نے ناگپور میں ٹون ہال کی بنیاد رکھی یہہ کنڈانل ہال کہلائیگا ٭

سر جارج برڈوڈ صاحب کے بت کی رسم افتتاح بمبئی یونیورسٹی میں عنقریب ادا ہوگی ٭

کلکتہ میں ایک کشتی ۳۴۰ بورہ چاول کے ساتھ طوفان میں غرق ہوگئی ٭

نیلگری ریلوے کا کام کمی روپیہ کے باعث بالفعل بند کیا گیا ہے ٭

گورنمنٹ ہند نے حکم دیا برما کے ذخیرہ کسریٹ کے صرن کی نسبت مفصل رپورٹ پیش ہو ٭

گوداوری کا ریلوے پل اور مدراس بنولدہ کی شاخ ریلوے بنانیکی تجویز بالفعل ملتوی کی گئی ٭

پرنس بسمارک کے بڑے بیٹے کلکتہ میں ہیں انہوں نے ہائیکورٹ کی سیر فرمائی ٭

شاہ ایران نے بھی نقرئی سکہ کا مسکوک کرنا اپنے قلمرو میں بند کردیا ٭ شاہ موصوف نے یہہ بھی حکم دیا ہے کہ اُن کے ملک میں چاندی داخل نہونے پائے ٭

افریقہ علاقہ گمبیا میں برٹش فوج نے اور فتح پائی اور بمقام سمبالہ پر قبضہ کرلیا ٭ دشمن نے خفیف مقابلہ کے بعد نیچا دیکھا لیکن بعد میں پھر زور سے حملہ کیا تھا ٭ اس جنگ میں بھی سخت نقصان کے ساتھ شکست کھائی ہمارے ۷ زخمی ہوئے ٭

مملکت روس میں جو عورتیں ڈاکٹری پیشہ کرتی ہیں اُن کی تعداد قریب ۷۰۰ ہے ٭

عورت ڈاکٹروں کو پرائیویٹ پریکٹس میں قریب ۴۰۰ روپیہ ماہوار حاصل ہوتا ہے ٭

قدیم مصری زمانہ کے دس ہزار نسخے وائنا میں ایک خاص نمایشگاہ میں رکھے گئے ہیں ٭ ڈہائی ہزار برس کی عجیب باتیں ان سے ظاہر ہوتی ہیں کہ اندنوں مصر میں کیسی ترقی تھی ٭ ثابت ہوتا ہے کہ اس عصر میں چھاپا معلوم تھا اور چیتھڑوں سے عمدہ کاغذ تیار ہوتا تھا ٭ ان باتوں کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ ولادت مسیح سے ۱۲ سو برس قبل وہاں اندنوں کیسی تہذیب تھی ٭ یہہ مجموعہ کاغذات کا الفیوم سے دستیاب ہوا تھا اور آرچڈیوک آسٹریا نے عظیم قیمت پر خرید کیا ٭

تبت میں حال کے سخت زلزلے سے بڑے لاما کی خانقاہ واقع مقام ہیونن مسمار ہوگئی ٭

چکاگو میں پونے دو لاکھ آدمی نمایش کے بند ہونیکی وجہہ بیکار ہوئے حکام شہر بدر کئے گئے ٭ اُن کے رہنے سے جرایم کو ترقی تھی کیونکہ پیٹ بڑی بلا ہے چھانٹ چھانٹ کر نکالے گئے ٭

شاہ اٹلی دن بھر میں ایک ہی مرتبہ کھانا کھاتے ہیں ٭

آکسفورڈ یونیورسٹی میں بوڈن صاحب کے سنسکرت وظیفہ کے امتحان میں اُبکے کوئی پاس نہوا ٭

ڈنڈی سے دو عورتیں نامہ نگاری اخبار کے لئے روئے زمین کی سیر کو نکلی ہیں - یہہ تمام ممالک میں عورتوں کے حقوق کی حالت کو دیکھکر اپنے اخباروں کو کیفیت لکھیں گی ٭

سرحد گومل پر قوم وزیری کی شرارت بہت بڑھگئی ہے تاس شرارت کے بڑھنے سے فوج وہاں پر اضافہ کیجاویگی ٭

خیبر پر بہم قلات کے اخراجات وضع کرکے قلات کا خزانہ جدید خان صاحب کو واپس کیا جاوے گا ٭

دیسی ریاستوں کی شاہی فوج کی نسبت حکم ہوا کہ مارٹنی بندوقوں سے مسلح کیجاوے ٭

لارڈ الگن صاحب نے فوج مذکور کے لئے ایک تمغہ دیا کہ قواعد سرحد میں جو اول نکلے وہ پائیگا ٭

لاٹ صاحب پنجاب کے دورہ سے رعایا کو بہت فائدہ ہو رہا ہے - بیان کیا گیا دورہ میں ہر مقام پر لاٹ صاحب رعایا کے اعرالیضات خود لیتے ہیں ٭

اٹلی کی مجلس چیمبر میں بم کا گولا پڑا - کھڑکیاں ٹوٹیں - نواح کے مکانات کو صدمہ پہنچا - ۵ آدمی مجروح ہوئے - ان سے ایک گرفتار ہوا شبہہ ہے کہ اسی کا کام تھا ٭

فرقہ پارنلائٹ نے اشتہار شایع کیا کہ ہوم رول ملتوی کرنے کے لئے مسٹر گلیڈسٹون مستعفی ہوئے ہیں اشتہار مذکور میں لکھا ہے ہمیں لارڈ روزبری پر اعتبار نہیں اس فرقہ میں صرف ۹ ممبر ہیں ٭

ڈیوک آف ڈیونشایر نے منجانب فرقہ یونینسٹ جدید وزارت کو بخوبی تشفی دی ہے - ڈیوک نے کہا ہم صرف ہوم رول کو پاس نہ ہونے دینگے باقی امور میں مخالفت نکریں گے ٭

امریکہ کی جنگ آزادی پر ایک عظیم سرکاری کتاب ۳۰ سال میں تیار ہوکر شایع کی گئی یہہ کتاب ایک ایک ہزار صفحات کی ۱۲۰ گرانڈیل جلدوں میں چھاپی گئی ہے - اس مفصل تاریخ کے بنانے پر ۲۵ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے کل وزن کتاب ۴۰۵۰ پونڈ ہے ٭

بقیہ روئداد

نمبر ۲۳/۸ پوران و منگل و جیوا۔ محلہ چھینباں زیر دفعہ ۱۲۸
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۲۰۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ماہ واسطے گرانے یا مرمت ہونے مکان خود کے بنام پوران و منگل و جیوا جاری ہو +

نمبر ۲۳/۹ کریم بخش پسر بہادر معمار محلہ معماران دفعہ ۹۲۔
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۹۲ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی یکروزہ بنام کریم بخش واسطے اٹھانے چبوترہ کے جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۰ میٹھو ولد حسینا و غلام ولد فطبا و الٰہی بخش ولد گلاب متصل سڑک اعظم دفعہ ۱۵۲
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۵۲۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام میٹھو و غلام و الٰہی بخش واسطے اٹھانے کوڑہ کے جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۱ ہرداس و شیدیال بانیہ سرائے ... زیر دفعہ ۱۳۱ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس بنام شیدیال و ہرداس واسطے صفائی سرائے میعادی ایک ہفتہ جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۲ خدا بخش۔ الٰہی بخش۔ رحیم بخش و مسماۃ خلیجو۔ سرائے ہینگو ۱۳۱ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس بنام خدا بخش و الٰہی بخش و رحیم بخش و مسماۃ خلیجو میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی سرائے و مرمت چاہ کے جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۳ گھنیا کھتری۔ محلہ چوگلی۔ زیر دفعہ ۱۲۸ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۲۸۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس بنام گھنیا کھتری واسطے مرمت کرنے دوکان جاری ہو میعادی ایک ہفتہ +

نمبر ۲۳/۱۴ احمد پسر رحمان کشمیری لکڑ بازار ۱۵۲ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۵۲۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام احمد کشمیری جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۵ رام دتا سود محلہ چھتاں دفعہ ۱۲۰ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۲۰۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس بنام رامدتا واسطے گرانے یا مرمت کرنے دیوارات شکستہ کے میعادی ایک ماہ جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۶ کرپارام برہمن محلہ گوجنگی ۹۲ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۹۲۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام کرپارام واسطے دور کرنے چبوترہ جو اجازت سے زیادہ بنایا ہے جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۷ بوٹا رائیں محلہ ڈھولبول دفعہ ۱۳۱ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام بوٹا رائیں واسطے صاف کرنے زمین ملکیت خود جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۸ اللو پسر جسا سنگہ کرایہ دار احاطہ چودہری علی بخش زیر دفعہ ۱۳۱ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس میعادی ایک ہفتہ بنام اللو واسطے صاف کرنے زمین ملکیت خود جاری ہو +

نمبر ۲۳/۱۹ مالکان زمین شاہ شہدا۔ تکیہ شاہ شہدا زیر دفعہ ۱۳۱ +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۳۱۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء نوٹس بنام مالکان زمین شاہ شہدا میعادی ایک ہفتہ واسطے صفائی زمین ملکیت خود جاری ہو +

نمبر ۲۴۔ چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب واسطے ملنے کتب قیمتی مبلغ ... سب کمیٹی تعلیم کر دیا جاوے +
تجویز ہوئی کہ خرید کتب بمقابلہ ... منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۵ چٹھی انگریزی ہیڈ ماسٹر صاحب مع رائے سب کمیٹی تعلیم درباره وصول فیس +
تجویز ہوئی کہ مسٹر للہ جگل کشور صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر واسطے تحریر رائے کے ہو +

نمبر ۲۶۔ رپورٹ سکرٹری صاحب دربارہ تقرری ایک بیلدار جدید بنا بر پرورش درختان گوند +
تجویز ہوئی کہ ۵ روپیہ ماہوار پر ایک بیلدار منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۷۔ درخواست محمد فضل و فتح میر وغیرہ محلہ گوجنگی واسطے لگانے لالٹین معہ رائے سب کمیٹی روشنی +
تجویز ہوئی کہ آئندہ سال کے بجٹ میں خرچ لالٹین درج کیا جاوے +

نمبر ۲۸۔ درخواست پوہو پسر کلبس برہمن دربارہ شامل کرنے زمین میونسپل پیش دروازہ خود و عدم تعمیل نوٹس بنا بر دائر کرنے مقدمہ فوجداری +
تجویز ہوئی کہ زیر دفعہ ۱۰۶۔ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۹۱ء تنامل کمیٹی کو اختیار دیا جاوے کہ نسبت پوہو برہمن مقدمہ بصیغہ فوجداری دائر کرے +

نمبر ۲۹۔ رپورٹ سب کمیٹی صفائی دربارہ خرید یعنے ایک راس جھوٹہ بقیمت مبلغ ۵۰ روپیہ در ام کئے جائے روپیہ مذکور +
تجویز ہوئی کہ خرید جھوٹہ بمقابلہ ۵۰ روپیہ منظور کی جاوے +

نمبر ۳۰۔ روبکار صاحب مہتمم مدارس ضلع لاہور دربارہ اس کے کہ بباعث کمی تعداد طلباء اور نہ ہونے تعلیم کے امداد مدرسہ زنانہ حقانی کی بند ہونی چاہئے +
تجویز ہوئی کہ سال آئندہ سے امداد بند کی جاوے +

لودیانہ

ڈاکٹر جے ۔ ڈبلیو۔ فلپس صاحب ۔ جنرل سکرٹری انڈیا سنڈے سکول یونین دورہ کرتے کرتے پنجاب میں آگئے ہیں یہہ صاحب ۷ مارچ سہ شنبہ کو ۱۱ بجے لودیانہ وارد ہوئے اور ۶ یوم تک یہاں قیام کرکے گذشتہ دوشنبہ کو لاہور کی جانب روانہ ہوئے - صاحب موصوف نے اپنی پرزور تقاریر سے یہاں کے مسیحیوں کے دلوں میں ریوایول کا اثر پیدا کردیا ہے - اُنہوں نے ۹ مارچ بدھ کی شام کو بورڈنگ سکول و دیگر مسیحی نوجوانوں اور بچوں کو دُعا کے مضمون پر دلچسپ نصیحت دی اور فرمایا کہ بچوں اور نوجوانوں میں دعا مانگنے کی عادت سے بڑے بڑے لطف اور فائدے نکلتے ہیں -

دوسرے روز شام کے ساڑھے ۶ بجے مشن کے کوتوالی چیپل میں ٹمپرنس کے مضمون پر انگریزی زبان میں تقریباً ۰۰ صاحبان رؤسا شہر و طالب علمان مدرسجات کے روبرو ایک پرتاثیر لکچر دیا - اِس لکچر میں صاحب موصوف نے اہل شہر خصوصاً تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ٹمپرنس کی [illegible] کے بارے میں اُن کے چند فرایض لرکسی پرچہ میں [illegible] لکچر کا خلاصہ دیا جاویگا [illegible] سے اور حاضرین کو اپنی خوش کلامی اور پرتاثیر طرز بیانی سے محظوظ اور مسرور کیا - بعد ہ تاریخ جمعہ کے روز اُس ہی جگہہ پر ایک اور لکچر بعنوان - اہل فکر پر بائبل کے استحقاق انگریزی زبان میں (جس کا خلاصہ صیغہ اڈیٹوریل میں ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے) دیا - دو سو ۲۰۰ صاحبان کے قریب حاضر تھے جن میں علاوہ رؤسا شہر یہاں کے سکولوں کے بڑی بڑی جماعتوں کے طالب علم سنتے تھے - حاضرین نے بڑے غور سے اس لکچر کو سنا۔ اتوار کے روز صبح کو سٹی مشن سنڈے سکول میں صاحب موصوف نے اِس سکول کے لڑکوں کو نصیحت کی اور بعد اُسی روز چرچ سنڈے سکول میں دعا کے مضمون پر زیادہ نصیحت کی اور پھر شام کی عبادت میں صاحب ممدوح نے خداوند مسیح کے ۰۰۰ ۵ ہزار بھوکھوں کو روٹی کھلانے کے معجزے پر تمام کلیسیا کو زندگی کی روٹی کے تقسیم کرنے کے فرایض خصوصاً سنڈے سکولوں کے اجرائے سے بتلائے ۔

پادری ای ایل نیوٹن صاحب مینجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں آیہ وراثی کے اہتمام سے چھپا